علمی مضامین سلسلہ نمبر۳۷

''الحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمة اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں ۔(اِدارہ)

قربانی اور نمازِ عید سے متعلق اشکالات کے جوابات [1]

سوال : قربانی کے بجائے کسی غریب آدمی کو نقد رقم دے دینا تاکہ وہ اس رقم سے اپنی ضروریات پوری کرلے یا کسی اور زیادہ نیکی و بھلائی کے کام میں وہ رقم صرف کر لینا بہتر نہ ہوگا ؟

جواب : اس سلسلہ میں آپ یہ اصول ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھیں کہ جو حکم شریعتِ مطہرہ نے بتلا دیا ہے اُسے اسی طرح کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتلایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اس عمل کو اس طرح کرنے سے حاصل ہوگی اور خداوندِ کریم کی مرضی معلوم کرنے کی کسی انسان میں استعداد نہیں ہے ! انسانوں میں صرف انبیاءِ کرام علیہم الصلٰوة والسلام میں یہ استعداد ودیعت فرمائی جاتی تھی ! ان کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو چکا ہے ! ! اور آپ ہمیں ایسی سب چیزیں بتلا گئے ہیں ! (یا صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اس کرۂ ارضی پر دوبارہ آئیں گے

---

[1] حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمة اللہ علیہ کی خدمت میں عیدِ قربان کے موقع پر ایک صاحب نے اپنے کچھ شکوک وشبہات پیش کیے اور قربانی سے متعلق چند باتیں دریافت کیں ان میں سے تین سوالات اور حضرتؒ کے ارشاد فرمودہ جوابات افادۂ عام کے لیے حاضرِ خدمت ہیں ۔(محمد سعید ہزاروی)

وہ بتلاسکیں گے) اس لیے ہمیں دین کے کسی بھی معاملہ میں کمی بیشی یا تبدیلی کا اختیار نہیں اور اس قسم کی جو بھی تبدیلی کی جائے گی وہ اگرچہ ہمیں پسند ہو مگر خداوندِ کریم کی پسند نہ ہوگی ! ! ارشادِ خداوندی ہے

﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ﴾ [1]

''آج میں تمہارے لیے تمہارا دین پورا کر چکا اور تم پر میں نے اپنا احسان پورا کیا اور تمہارے واسطے میں نے اسلام کو (بطور) دین پسند کیا ''

نیز ارشاد ہے ﴿ وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ﴾ [2]

''اور جو کوئی دینِ اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے تو وہ ہرگز قبول نہ ہوگا''

لٰہذا دینی اُمور میں صرف یہ دریافت کرنا چاہیے کہ آقائے نامدار ﷺ نے کیا بتلایا ہے اور اپنی رائے کو دخل دے کر اپنی پسند ٹھہرانا ناجائز اور سراسر گمراہی ہے اس لیے جس پر قربانی واجب ہو وہ اگر قربانی کے بجائے کوئی اور نیکی کا مصرف تلاش کرنے لگے تو درست نہیں ہوسکتا۔

سوال : اس کا کیا ثبوت ہے کہ قربانی رسولِ کریم ﷺ نے بتلائی ہے ؟

جواب : بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ جن پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اور پھر اُن کے بعد سے اب تک ساری اُمتِ مرحومہ نے پوری دنیا میں عمل قائم رکھا ہے وہ کسی علاقہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں بھی مسلمان پہنچے چاہے وہ دنیا کا کوئی گوشہ ہو وہ حکم بھی وہاں پہنچا اور اس پر عمل جاری رہا ! ! عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی بھی ایک ایسا ہی مسئلہ ہے ! انڈونیشیا اور چین سے لے کر مراکش تک جہاں جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان کے شاگرد اور شاگردوں کے شاگرد یا بعد کے فاتح پہنچے وہاں قربانی کے یہ مسائل پہنچے ! ! گویا ایک آدھ نے عمل نہیں کیا بلکہ ہر صحابی نے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور کے بعد ہر تابعی نے اس پر عمل کیا ہے ! اس لیے جہاں جہاں بھی مسلمان گئے وہاں یہ مسئلہ پہنچا ! حتی کہ اِس دن کا نام عربی میں یَوْمُ الْاُضْحِیَةِ (قربانی کا دن) رکھ دیا گیا ! لُغت کی ایک کتاب جس کا نام ''منجد'' ہے ایک عیسائی کی لکھی ہوئی ہے اس میں بھی

[1] سُورۃ المائدہ : ۳ [2] سُورہ آلِ عمران : ۸۵

''یَوْمُ الْاَضْحِیَۃِ'' دسویں ذی الحجہ کا نام لکھا ہے ! گویا عربی زبان میں اس کلمہ کا یہی مطلب سمجھا جاتا ہے ! فارسی میں ''عید قربان'' ! اور اُردو میں ''بقر عید'' کہا جاتا ہے ! ہمیشہ سے خطبہ میں خطیب دونوں عیدوں کے احکام کے ساتھ صدقۂ فطر اور قربانی کے احکام بتلاتے چلے آئے ہیں ! ایسے مسئلہ کو شریعتِ مطہرہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ ''متواتر'' ہے کیونکہ یہ ایک دو نے نہیں بلکہ ہزاروں نے لاکھوں کو اور لاکھوں نے کروڑوں کو سکھلایا ہے ! ! گویا پوری اُمت اُوپر سے نیچے تک سکھاتی چلی آئی ہے ! اس کا نام ''تواترِ عملی'' ہے اس میں کسی غلط فہمی، بھول چوک اور جھوٹ وغیرہ کا احتمال وامکان نہیں ہوتا لہٰذا ''عیدِ قربان'' کے ثبوت کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔

اسلام میں اس طرح کے مسائل اور بھی ہیں مثلاً

اذان ! نماز کی رکعتیں ! نمازوں کے اوقات ! ڈاڑھی ! مسواک ! ختنہ وغیرہ ! ایسے سب مسائل پر عمل کرنا کہیں مستحب ہوگا ! کہیں سنت ہوگا ! اور کہیں واجب !

مگر اِن کے ثبوت کا اعتقاد رکھنا فرض ہوگا ! !

مثلاً مسواک ہی لے لیجئے کہ اگر کوئی شخص نہیں کرتا تو اُس کی محرومی ہے جس پر عتاب یا عذاب ہوسکتا ہے ! اور مسواک کرنا سنت ہے ! اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے ثبوت کا اعتقاد رکھنا فرض ہے ! ! اور اس ثبوت کا انکار کرنا کفر ہے ! !

اسی طرح قربانی کا مسئلہ بھی سمجھیں قربانی بھی آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے آنحضرت ﷺ سے اس بارے میں متعدد حدیثیں کتابوں میں نقل ہیں۔

قرآنِ کریم میں بھی ﴿ وَانْحَرْ﴾ سے مراد بہت سے علماء نے قربانی لی ہے تو قربانی نہ کرنا موجبِ عتابِ خداوندی ہے ! اس کے ثواب کا اعتقاد رکھنا فرض ہے ! اور انکار کفر ہوگا ! والعیاذ باللہ ! ! لہٰذا اگر کوئی شخص اس میں ایسے شکوک ڈالے تو قطعاً اس کی طرف التفات نہ کریں۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ عمل نہ کرنا گناہ وفسق کہلاتا ہے ! جیسے لاکھوں مسلمان نماز نہیں پڑھتے مگر اپنے

آپ کو گناہگار ضرور جانتے ہیں ! تو انہیں شرعاً گنہگار اور فاسق کہا جائے گا ! اگر کوئی نماز کی فرضیت اور اُس کے ثبوت کا ہی انکار کردے ! یا نماز کا نیا مطلب گھڑ لے ! تو یہ فاسق نہیں بلکہ کافر کہلائے گا ! کیونکہ اس نے متواتر الثبوت چیز کا انکار کیا۔

اسی طرح جو شخص یہ تو مانتا ہے کہ قربانی کرنی چاہیے لیکن قربانی نہیں دیتا اُسے بھی کافر نہیں کہا جا سکتا ہے گنہگار کہا جائے گا ! ! ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ مقبولہ کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

سوال : کیا نمازِ عید ، عیدگاہ ہی میں ادا کرنا بہتر ہے ؟

جواب : ہاں مسنون طریقہ یہی ہے کہ عیدگاہ میں آبادی سے باہر جا کر نماز ادا کی جائے کیونکہ حضور ﷺ اپنی مسجد جس میں ایک نماز کا ثواب ہزار گنا ہوتا ہے نمازِ عید نہیں ادا فرماتے تھے ! یہی خلفاءِ کرام کا بھی عمل رہا ! اور خلفاءِ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں جوں جوں مدینہ شریف کی آبادی بڑھتی گئی عیدگاہ دُور ہوتی گئی ! ! اور ہر دور کی عیدگاہ بعد میں مسجد بنا دی گئی ! !

جس جگہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازِ عید پڑھی تھی وہ ''مسجد غمام'' سے موسوم ہے ! ! اور اِس سے تھوڑے فاصلے پر خلفاءِ کرام کی طرف منسوب مساجد ہیں ! ! !

اگر تاریخِ مدینہ منورہ سے واقفیت نہ ہو تو ان مساجد کی نسبت کی صحیح وجہ سمجھ میں نہیں آتی !

کیونکہ حضراتِ خلفاء رضی اللہ عنہم نے تو نمازیں مسجدِ نبوی ﷺ میں ادا فرمائی ہیں ! پھر اِن مساجد کے ان کی طرف منسوب ہونے کی وجہ کیا ہے ! ؟

اس کا حقیقی جواب یہی ہے جو عرض کر دیا ہے باقی نمازِ عید مساجد میں بھی ادا کی جا سکتی ہے کوئی کراہت نہیں !

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۲ / اپریل ۱۹۶۸ء)